معارف نبوی

جاوید احمد غامدی

ترجمہ وتحقیق: ڈاکٹر محمد عامر گزدر

عذاب قبر

(۴)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

— ۱۷ —

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ[1] أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ صَوْتًا حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: «هٰذِهِ أَصْوَاتُ الْيَهُودِ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا».

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سورج غروب ہو رہا تھا، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی آواز سنی تو فرمایا: یہ یہود کی آوازیں ہیں۔ اِنھیں اِن کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے[1]۔

۱۔ اِس پر تعجب نہیں ہونا چاہیے۔ قرآن میں تصریح ہے کہ سیدنا مسیح علیہ السلام کی طرف سے اتمام حجت کے بعد یہود کے لیے دنیا اور آخرت، دونوں میں عذاب کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے، جس سے نسل در نسل اب وہ اِسی صورت میں نجات پا سکتے ہیں کہ اپنے آبا کے جرائم کو سمجھیں اور اُن سے اظہار براءت کر دیں۔ اِس کا لازمی نتیجہ یہی ہے اور یہی ہونا چاہیے کہ برزخ میں بھی اُن کے مستکبرین کے لیے یہ سلسلہ اِسی طرح جاری رہے۔ آگے روایت ۲۲ تک اِنھی کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔ ہم پیچھے بیان کر چکے ہیں کہ برزخ کا یہ عذاب اُنھی لوگوں

کے لیے ہے، جن کا فیصلہ دنیا ہی میں ہو جاتا ہے۔ اُن کے لیے کسی حساب کتاب کی ضرورت نہیں ہوتی کہ اُس کی خاطر قیامت کا انتظار کیا جائے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۰۳۵ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے تنہا راوی ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔ اِس کے باقی طرق الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مسند طیالسی، رقم ۵۸۹۔ مسند احمد، رقم ۲۳۵۳۹، ۲۳۵۵۵۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۲۲۴۔ صحیح بخاری، رقم ۱۳۷۵۔ صحیح مسلم، رقم ۲۸۶۹۔ الآحاد والمثانی، ابن ابی عاصم، رقم ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱۔ السنۃ، عبد اللہ بن احمد، رقم ۱۴۰۸۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۰۵۹۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۲۱۹۷۔ شرح مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۵۲۰۵۔ مسند شاشی، رقم ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۱۲۴۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۳۸۵۶۔ فوائد تمام، رقم ۱۱۵۴۔ معرفۃ الصحابۃ، ابو نعیم، رقم ۲۴۱۹۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۸۶، ۸۷۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۳۹۴۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

— ۱۸ —

عَنْ أَنَسٍ قَالَ:[1] بَيْنَمَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ فِي نَخْلٍ لَنَا -نَخْلٍ لِأَبِي طَلْحَةَ- يَتَبَرَّزُ لِحَاجَتِهِ، قَالَ: وَبِلَالٌ يَمْشِي وَرَاءَهُ، يُكَرِّمُ نَبِيَّ اللهِ ﷺ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى جَنْبِهِ، فَمَرَّ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بِقَبْرٍ، فَقَامَ حَتَّى تَمَّ إِلَيْهِ بِلَالٌ، فَقَالَ: «وَيْحَكَ يَا بِلَالُ هَلْ تَسْمَعُ مَا أَسْمَعُ؟» قَالَ: مَا أَسْمَعُ شَيْئًا. قَالَ: «صَاحِبُ الْقَبْرِ يُعَذَّبُ». قَالَ: فَسُئِلَ عَنْهُ، فَوُجِدَ يَهُودِيًّا.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے، یعنی ابو طلحہ کے ایک باغ میں رفع حاجت کے لیے جا رہے تھے، بلال آپ کے پہلو میں چلنے کے بجائے

آپ کے اکرام میں پیچھے چل رہے تھے۔ اِس دوران میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک قبر کے پاس سے ہوا تو آپ وہاں رک گئے، اتنے میں بلال بھی آپ کے پاس آ پہنچے۔ آپ نے فرمایا: ہاے بلال، کیا تمھیں بھی وہ آواز سنائی دے رہی ہے جو میں سن رہا ہوں؟ انھوں نے عرض کیا: مجھے تو کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی۔ آپ نے فرمایا: اِس قبر والے کو عذاب ہو رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اُس کے بارے میں پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ یہودی تھا۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس واقعے کا متن مسند احمد، رقم ۱۲۵۳۰ سے لیا گیا ہے۔ بعینہٖ اِسی متن کے ساتھ اِس کا ایک اور طریق الادب المفرد، بخاری، رقم ۸۵۳ میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

— ۱۹ —

عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ حُمَيْمَةَ بِنْتِ صَيْفِيٍّ، قَالَتْ:[۱] دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَأَنَا فِي حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ بَنِي النَّجَّارِ، فِيهِ قُبُورٌ مِنْهُمْ، قَدْ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَسَمِعَهُمْ وَهُمْ يُعَذَّبُونَ، فَخَرَجَ [فَزِعًا[۲]] [فَسَمِعْتُهُ[۳]] وَهُوَ يَقُولُ: «اسْتَعِيذُوا[۴] بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ». قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَإِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ؟[۵] قَالَ: «نَعَمْ، عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ».

حمیمہ بنت صیفی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میں بنو نجار کے باغوں میں سے ایک باغ میں تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ اُس باغ میں بنو نجار کے کچھ لوگوں کی قبریں بھی تھیں جو زمانۂ جاہلیت میں وفات پا چکے تھے[۱]۔ آپ نے اُن کو سنا تو اُس وقت اُنھیں عذاب دیا جا رہا تھا۔ اِس پر آپ گھبرا کر وہاں سے باہر نکل آئے۔ پھر میں نے آپ کو

یہ فرماتے ہوئے سنا: قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔ حمیمہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ، کیااِن لوگوں کواِن کی قبروں میں عذاب دیا جارہا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، ایسا عذاب کہ جسے جانور بھی سنتے ہیں[۲]۔

۱۔ بنونجار کے بارے میں معلوم ہے کہ یہ یہود ہی کا ایک قبیلہ تھا، جس کے لوگ مدینہ میں آباد تھے۔

۲۔ اِس طرح کے مشاہدات پیغمبروں کو غالباً اِس مقصد سے کرائے جاتے ہیں کہ مرنے کے بعد جنت، دوزخ اور عالم برزخ کی منادی وہ پورے یقین و اذعان کے ساتھ کر سکیں، اِس لیے وہ اِسی کے لیے مبعوث ہوتے ہیں۔

متن کے حواشی

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۱۔ اِس واقعے کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۲۷۰۴۴ سے لیا گیا ہے۔ الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ اِس کے باقی طرق جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۰۳۴، ۲۹۱۴۷۔ مسند اسحاق، رقم ۲۲۰۱۔ الزھد، ہنّاد، رقم ۳۴۹۔ السنۃ، ابن ابی عاصم، رقم ۸۷۵۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۲۶۸۔ الشریعۃ، آجری، رقم ۸۵۶۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۹۵۔

یہی واقعہ الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی نقل ہوا ہے۔ اُن کی روایت کے طرق جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۱۴۱۵۲۔ مصنف عبد الرزاق، رقم ۶۷۴۲۔ السنۃ، عبد اللہ بن احمد، رقم ۱۴۳۲۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۲۱۴۹۔ البعث، ابن ابی داؤد، رقم ۱۳۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۲۰۴۔

۲۔ یہ اضافہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی اِسی واقعے کے ایک طریق مسند احمد، رقم ۱۴۱۵۲ سے لیا گیا ہے۔

۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۹۱۴۷۔

۴۔ بعض طرق، مثلاً مسند اسحاق، رقم ۲۲۰۱ میں یہاں امر کے بجائے متکلم مفرد کا صیغہ آیا ہے۔

۵۔ کئی طرق میں یہاں یہ سوال اِن الفاظ میں نقل ہوا ہے: 'یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَلِلْقَبْرِ عَذَابٌ؟'، ''کیا قبر

میں بھی عذاب ہو گا، اے اللہ کے رسول؟''۔

— ۲۰ —

عَنْ أَنَسٍ أَيْضًا، قَالَ:[۱] دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَائِطًا مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ لِبَنِي النَّجَّارِ، فَسَمِعَ صَوْتًا مِنْ قَبْرٍ، [فَخَرَجَ إِلَيْنَا مَذْعُورًا أَوْ فَزِعًا،[۲]] فَسَأَلَ عَنْهُ: «مَتَى دُفِنَ هٰذَا؟» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، دُفِنَ هٰذَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَعْجَبَهُ ذٰلِكَ، وَقَالَ: «لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا، لَدَعَوْتُ[۳] اللهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ [مِنْ[۴]] عَذَابِ الْقَبْرِ [مَا أَسْمَعَنِي[۵]]».

انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ بنو نجار[۱] کے ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ آپ کو کسی قبر سے آواز سنائی دی تو آپ گھبرا کر ہماری طرف نکل آئے۔ پھر آپ نے اُس کے بارے میں لوگوں سے پوچھا کہ یہ شخص کب دفن ہوا تھا؟ لوگوں نے بتایا کہ اے اللہ کے رسول، اِس کی تدفین تو جاہلی دور میں ہوئی تھی۔ اِس پر آپ متعجب ہوئے اور فرمایا: اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ اپنے مُردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ وہ تمھیں بھی عذاب قبر کی کوئی آواز سنا دے جو اُس نے مجھے سنائی ہے[۲]۔

۱۔ پیچھے وضاحت ہو چکی ہے کہ بنو نجار یہود ہی کے ایک قبیلے کا نام تھا۔

۲۔ اِسی طرح کے بعض مشاہدات کا ذکر اِس سے پہلے بھی ہو چکا ہے۔ یہ مشاہدات واقعی بھی ہوتے ہیں اور تمثیلات کی صورت میں بھی، جیسا کہ جنت، دوزخ اور اُن کے احوال کا مشاہدہ، جس کا ذکر متعدد روایات میں ہوا ہے۔ اِن میں چیزیں ممثل کر کے دکھائی یا سنائی جاتی ہیں، لیکن ہوتی بہر حال خدا کی طرف سے ہیں، اِس لیے لازماً اُس یقین و اذعان کا باعث بنتی ہیں جس کی بنا پر پیغمبر لوگوں کو اِن کی خبر دیتے اور اِن سے متعلق جزا و سزا کے حقائق پر اُن کو متنبہ کرتے ہیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس واقعے کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۱۲۰۰۷ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے متابعات جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: احادیث اسماعیل بن جعفر، رقم ۴۲۔ مسند حمیدی، رقم ۱۲۲۱۔ مسند احمد، رقم ۱۲۰۹۶، ۱۲۱۲۳، ۱۲۸۰۸، ۱۳۰۸۰، ۱۳۸۸۸۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۱۱۷۱۔ صحیح مسلم، رقم ۲۸۶۸۔ السنۃ، عبد اللہ بن احمد، رقم ۱۴۲۰۔ مسند بزار، رقم ۶۶۰۲، ۶۸۳۹، ۱۳۶۷۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۰۵۸۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۲۱۹۶۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۲۹۹۶، ۳۶۹۳، ۳۷۲۷۔ مسند رویانی، رقم ۱۳۵۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۱۲۶، ۳۱۳۱۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۹۲، ۹۳۔

۲۔ مسند احمد، رقم ۱۲۰۹۶۔

۳۔ بعض طرق، مثلاً مسند حمیدی، رقم ۱۲۲۱ میں یہاں 'لَدَعَوْتُ' کے بجاے 'لَسَأَلْتُ' کا لفظ نقل ہوا ہے۔ معنی کے اعتبار سے یہاں یہ دونوں الفاظ مترادف ہیں۔

۴۔ صحیح مسلم، رقم ۲۸۶۸۔

۵۔ مسند حمیدی، رقم ۱۲۲۱۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

— ۲۱ —

قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ[۱] بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِي حَائِطٍ [مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ[۲]] لِبَنِي النَّجَّارِ [وَهُوَ[۳]] عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ، إِذْ حَادَتْ[۴] بِهِ فَكَادَتْ تُلْقِيهِ، وَإِذَا أَقْبُرٌ سِتَّةٌ أَوْ خَمْسَةٌ أَوْ أَرْبَعَةٌ، فَقَالَ: «مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هٰذِهِ الْأَقْبُرِ؟» فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، قَالَ: «فَمَتَى مَاتَ هَؤُلَاءِ؟» قَالَ: مَاتُوا فِي الْإِشْرَاكِ،[۵] فَقَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلَى فِي قُبُورِهَا، فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا، لَدَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ» ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: «تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ»

قَالُوا: نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، فَقَالَ: «تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ» قَالُوا: نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، قَالَ: «تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ، مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ» قَالُوا: نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، قَالَ: «تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ» قَالُوا: نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے باغوں میں سے بنو نجار کے ایک باغ میں تھے۔ آپ اپنے ایک خچر پر سوار تھے، ہم بھی آپ کے ساتھ تھے کہ اِسی اثنا میں یکایک آپ کا خچر بدکنے لگا اور قریب تھا کہ وہ آپ کو گرا دیتا۔ اِس پر کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں چار یا پانچ یا شاید چھ قبریں ہیں۔ آپ نے فرمایا: کسی کو معلوم ہے کہ یہ کن لوگوں کی قبریں ہیں؟ ایک شخص نے عرض کیا: میں جانتا ہوں۔ آپ نے پوچھا: یہ کب فوت ہوئے تھے؟ اُس نے کہا: اُس زمانے میں جب شرک ہی لوگوں کا دین تھا[1]۔ اِس پر آپ نے فرمایا: اِس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ امت بھی قبروں میں آزمائی جائے گی۔ اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم اپنے مُردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ وہ تمھیں بھی عذاب قبر کی کوئی چیز اِسی طرح سنا دے، جس طرح میں سنتا ہوں۔ پھر آپ نے ہماری طرف رخ کیا اور فرمایا: دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابہ نے جواب میں عرض کیا: ہم دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابہ نے عرض کیا: ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ظاہر و باطن کے فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابہ نے جواب میں کہا: ہم ظاہر و باطن کے فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: دجال کے فتنے[2] سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابہ نے کہا: ہم دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے کا زمانہ مراد ہے۔ اوپر بنو نجار کے باغ کا ذکر ہے، جس سے واضح

ہو جاتا ہے کہ یہ یہود ہی کی قبریں تھیں، بلکہ خیال ہوتا ہے کہ یہ الگ الگ واقعات نہیں ہیں، بنو نجار کے باغ کا ایک ہی واقعہ ہے، جس کو راویوں نے اِس طرح کہیں اجمال اور کہیں تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۲۔ دجال کے فتنے سے کیا مراد ہے؟ اِس کی وضاحت پیچھے روایت ۲ کے تحت ہو چکی ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح مسلم، رقم ۲۸۶۷ سے لیا گیا ہے۔ اِس واقعے کے باقی طرق جن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں، وہ یہ ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۰۲۸، ۲۹۱۲۱، ۳۷۱۹۰۔ مسند ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۲۔ مسند احمد، رقم ۲۱۶۵۸۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۲۵۴۔ السنۃ، ابن ابی عاصم، رقم ۸۶۸۔ الآحاد والمثانی، ابن ابی عاصم، رقم ۲۰۵۷۔ شرح مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۵۲۰۳۔ معجم ابن اعرابی، رقم ۳۵۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۴۷۸۴۔ المخلصیات، ابو طاہر، رقم ۳۶۸۔ الایمان، ابن مندہ، رقم ۱۰۶۵۔ شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ، لالکائی، رقم ۲۱۲۹۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۸۹، ۲۰۳۔

یہی واقعہ تفصیلات کے جزوی فرق کے ساتھ انس رضی اللہ عنہ سے بھی نقل ہوا ہے۔ اُن کی روایت کے طرق جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۱۲۵۵۳، ۱۲۷۹۱، ۱۴۰۳۱۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۹۰۔

۲۔ مسند احمد، رقم ۲۱۶۵۸۔

۳۔ مسند احمد، رقم ۲۱۶۵۸۔

۴۔ شرح مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۵۲۰۳ میں یہاں 'إِذْ حَادَتْ' کے بجائے 'فَنَفَرَتْ'، ''دوڑنے لگا'' کا لفظ نقل ہوا ہے۔

۵۔ مسند احمد، رقم ۲۱۶۵۸ میں یہاں 'مَاتُوا فِي الْإِشْرَاكِ' کے بجائے 'قَوْمٌ هَلَكُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ'، ''اِن لوگوں کی وفات دورِ جاہلیت میں ہوئی تھی'' کا جملہ روایت ہوا ہے۔

— ۲۲ —

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ، أَوْ

مَكَّةَ، فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، [وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ[۲]]» ثُمَّ قَالَ: «بَلَى، كَانَ أَحَدُهُمَا لاَ يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَكَانَ الآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ». ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ [رَطْبَةٍ[۳]]، فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ[۴]، فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً[۵]، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ: «لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا» أَوْ: «إِلَى أَنْ يَيْبَسَا»[۶].

ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ یا مکہ کے کسی باغ میں تشریف لے گئے تو دو آدمیوں کی آواز سنی، جن پر اُن کی قبروں میں عذاب ہو رہا تھا[۱]۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا کہ اِن دونوں پر عذاب ہو رہا ہے، اور (بظاہر) کسی بڑی بات پر نہیں ہو رہا، لیکن (اللہ کے نزدیک) وہ بڑی بات ہی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اِن میں سے ایک اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا[۲]۔ پھر آپ نے ایک گیلی ٹہنی منگوائی، اُس کے دو ٹکڑے کیے اور اُن دونوں میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک ایک ٹکڑا رکھ دیا۔ پھر آپ سے سوال کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول، آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ٹہنی کے یہ دونوں ٹکڑے جب تک خشک نہیں ہو جاتے، امید ہے کہ اِن دونوں آدمیوں کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے گی۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۱۔ پچھلی روایتوں کی روشنی میں دیکھا جائے تو پورے اطمینان کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ یہ مدینہ ہی کا کوئی باغ تھا اور قبریں بھی یہود ہی کی تھیں، جن کے بارے میں عذاب کا فیصلہ ہم پیچھے بیان کر چکے ہیں۔

۲۔ یہ اُسی عذاب کا ذکر ہے، جس کی وضاحت ہم نے پیچھے کی ہے کہ یہود جب اپنے لیے اللہ کے آخری پیغمبر کو قتل تک کر دینے کے درپے ہو گئے اور اُن کے اِس جرم کی پاداش میں اُن کے لیے دنیا اور آخرت، دونوں میں عذاب کا فیصلہ سنا دیا گیا تو اُن کے چھوٹے چھوٹے گناہ بھی اب اِسی طرح بڑے شمار ہوتے اور اُن کے لیے عذاب کا باعث بن جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ جس طرح چغلی کھانے پر ہوتا ہے، اُسی طرح پیشاب سے نہ بچنے جیسے چھوٹے

گناہ پر بھی ہوتا ہے۔ یہ اُسی اُصول کے مطابق ہے جو قرآن میں بیان ہوا ہے کہ آدمی بڑے گناہوں سے بچتا رہے تو اُس کے چھوٹے گناہ سب معاف کر دیے جاتے ہیں، مگر بڑوں میں پکڑا جائے تو چھوٹی بڑی ہر برائی حساب میں شامل ہو جاتی ہے۔ اِس لحاظ سے دیکھیے تو اِس میں کوئی مشکل نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات غالباً یہی تھی، جسے راویوں نے یہ صورت دے دی ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس واقعے کا متن اصلاً صحیح بخاری، رقم ۲۱۶ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے متابعات جن مصادر میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: الزہد، وکیع، رقم ۴۴۴۔ مسند طیالسی، رقم ۲۷۶۸۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۳۰۴۴، ۱۲۰۳۸، ۱۲۰۴۵، ۱۲۰۴۶۔ مسند احمد، رقم ۱۹۸۰، ۱۹۸۱۔ الزہد، ہنّاد، رقم ۳۶۰، ۱۲۱۳۔ سنن دارمی، رقم ۷۶۶۔ صحیح بخاری، رقم ۲۱۸، ۱۳۶۱، ۱۳۷۸، ۶۰۵۲، ۶۰۵۵۔ صحیح مسلم، رقم ۲۹۲۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۴۷۔ سنن ابی داؤد، رقم ۲۰، ۲۱۔ سنن ترمذی، رقم ۷۰۔ مسند بزار، رقم ۴۸۴۶، ۴۸۴۷۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۳۱، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۲۷، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۱۱۵۴۹۔ المنتقی، ابن جارود، رقم ۱۳۰۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۵۵، ۵۶۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۴۹۵، ۴۹۶۔ شرح مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۵۱۹۰۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۱۲۸، ۳۱۲۹۔ الشریعۃ، آجری، رقم ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱۔ شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ، لالکائی، رقم ۲۱۳۳۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۱۱۷، ۱۱۹۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۵۰۸، ۴۱۳۹۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اِس روایت کے تین شواہد مصادر حدیث میں نقل ہوئے ہیں۔ ایک جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے، دوسرے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے اور تیسرے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہوا ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کے مراجع یہ ہیں: الادب المفرد، بخاری، رقم ۷۳۵۔ صحیح مسلم، رقم ۳۰۱۲۔ ذم الغیبۃ والنمیمۃ، ابن ابی الدنیا، رقم ۳۸۔ الصمت، ابن ابی الدنیا، رقم ۱۷۶۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۲۰۵۰، ۲۰۵۵۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۵۲۴۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۴۴۷۔ دلائل النبوۃ، بیہقی، رقم ۲۲۶۴۔

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے طرق اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم

۱۳۰۸، ۱۲۰۴۳۔ مسند احمد، رقم ۲۰۳۷۳۔ مسند بزار، رقم ۳۶۳۶۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۳۷۴۷۔
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اِس واقعے کا صرف ایک ہی طریق ہے جو صحیح ابن حبان، رقم ۸۲۴ میں نقل ہوا ہے۔

۲۔ صحیح بخاری، رقم ۶۰۵۵۔

۳۔ صحیح بخاری، رقم ۲۱۸۔

۴۔ بعض طرق، مثلاً مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۰۴۵ میں یہاں 'فَکَسَرَھَا کِسْرَتَیْنِ' کے بجاے 'فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ' کی تعبیر نقل ہوئی ہے۔ معنی کے لحاظ سے دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۵۔ بعض طرق، مثلاً مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۰۴۵ میں یہاں یہ الفاظ آئے ہیں: 'ثُمَّ غَرَسَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً'۔ ''پھر آپ نے ہر قبر پر ایک ٹہنی گاڑ دی''۔

۶۔ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کے بعض طرق، مثلاً مسند ابی یعلیٰ، رقم ۲۰۵۰ میں یہاں یہ الفاظ نقل ہوئے ہیں: '«أَمَا إِنَّهُ سَيُهَوَّنُ مِنْ عَذَابِهِمَا مَا كَانَتَا رَطْبَتَيْنِ - أَوْ مَا لَمْ تَيْبَسَا -»'، ''جان لو کہ ٹہنی کے یہ دونوں ٹکڑے جب تک تر رہیں گے، یا فرمایا کہ جب تک خشک نہ ہوں گے، اِن دونوں کے عذاب میں تخفیف کی جائے گی''۔

— ۲۳ —

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ[1] «إِنَّ أَكْثَرَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ».

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر کا عذاب اکثر پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے[1]۔

۱۔ یہود مدینہ کی قبروں کے جو مشاہدات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرائے گئے، یہ غالباً اُنھی میں سے کسی مشاہدے کے موقع پر آپ کا تبصرہ ہے، جسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک قاعدۂ کلیہ بنا کر بیان کر دیا ہے۔ راویوں سے اِس طرح کی غلطیاں بالعموم ہوتی ہیں۔ گویا بات اُس سے زیادہ نہیں تھی جو ہم پیچھے بیان کر چکے ہیں کہ سیدنا مسیح کی طرف سے اتمام حجت کے بعد یہود کے لیے جس عذاب کا فیصلہ اِسی دنیا میں ہو چکا ہے، اُس کے

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

بعد اُن کے چھوٹے چھوٹے گناہ بھی بڑے شمار ہوتے اور اُن کے لیے عذاب کا باعث بن جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ اکثر پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے بھی اِس سے دوچار ہوتے ہیں۔ اِس لحاظ سے دیکھیے تو روایت میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ مگر سیاق سے الگ ہو کر اب اِس جملے کو سمجھنا آسان نہیں ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۹۰۵۹ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے تنہا راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اِس کے متابعات جن مصادر میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۳۰۶۔ مسند احمد، رقم ۸۳۳۱، ۹۰۳۳۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۴۸۔ شرح مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۵۱۹۳۔ الشریعہ، آجری، رقم ۸۵۲، ۸۵۳۔ سنن الدار قطنی، رقم ۴۶۵۔ مستدرک حاکم، رقم ۶۵۳۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۱۲۰۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۴۱۴۱۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

— ۲۴ —

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا، قَالَ[۱] مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى قَبْرٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «ايتُونِي بِجَرِيدَتَيْنِ»، [فَأَتَوْهُ بِهِمَا،[۲]] فَجَعَلَ إِحْدَاهُمَا عِنْدَ رَأْسِهِ، وَالْأُخْرَى عِنْدَ رِجْلَيْهِ، [فَقَالَ: «إِنَّ هٰذَا كَانَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ»،[۳]] فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَنْفَعُهُ ذٰلِكَ؟، فَقَالَ: «لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُ بَعْضَ عَذَابِ الْقَبْرِ[۴] مَا بَقِيَتْ فِيهِ نَدْوَةٌ[۵]».

اِنھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک قبر کے پاس سے ہوا تو آپ وہاں ٹھیر گئے اور فرمایا کہ مجھے دو ٹہنیاں لا کر دو، چنانچہ لوگوں نے وہ لا کر آپ کو دے دیں۔ پھر اُن میں سے ایک ٹہنی کو آپ نے مدفون کے سرہانے اور دوسری کو اُس کے پیروں کی طرف رکھ دیا۔ اِس کے بعد فرمایا کہ اِس شخص کو اِس کی قبر میں عذاب ہو رہا تھا۔ چنانچہ آپ

سے سوال کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول، کیا یہ چیز اِس شخص کو نفع پہنچا سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: جب تک اِس ٹہنی میں تری باقی رہے گی، شاید اللہ تعالیٰ اِس کے عذاب میں کچھ تخفیف فرمادیں[1]۔

۱۔ یہ آپ نے اپنی طبعی شفقت اور کریم النفسی کے باعث ایک متعین وقت کے لیے تخفیف کی دعا کی ہے اور تعیین کے لیے ٹہنی کے خشک ہونے کو پیمانہ قرار دیا ہے۔ اِس کے ہرگز یہ معنی نہیں ہیں کہ ٹہنی کا خشک یا سبز ہونا عذاب میں کمی بیشی کا باعث بنتا ہے۔ اِس طرح کی دعائیں، ظاہر ہے کہ خدا کے پیغمبر ہی کر سکتے ہیں، اِن میں عام لوگوں کے لیے کوئی اُسوہ نہیں ہے کہ وہ بھی قبروں پر ٹہنیاں نصب کرنا شروع کر دیں۔

یہ کون شخص تھا؟ روایت میں اِس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ تاہم پچھلی روایتوں کی روشنی میں قیاس کیا جا سکتا ہے کہ یہ بھی یہود ہی کے مستکبرین میں سے کسی کی قبر ہو گی، جن پر عذاب کے واقعات پیچھے بیان ہو چکے ہیں۔ اللہ کے پیغمبروں کا جو اُسوہ قرآن میں مذکور ہے، اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس طرح کے لوگوں کے لیے دعائیں وہ اُس وقت تک کرتے رہتے ہیں، جب تک متعین طریقے پر اُنھیں اِس سے روک نہ دیا جائے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۰۴۲ سے لیا گیا ہے۔ اِس واقعے کے باقی طرق اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مسند اسحاق، رقم ۲۰۷۔ مسند احمد، رقم ۹۶۸۶۔ تہذیب الآثار، طبری، رقم ۹۰۳۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۱۲۳۔

اِسی طرح کا ایک واقعہ جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہوا ہے، جس میں کسی سفر کے ایک طویل قصے کے ضمن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے کہ: '«إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ، فَأَحْبَبْتُ، بِشَفَاعَتِي، أَنْ يُرَفَّهَ عَنْهُمَا، مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ»'، ''میں دو قبروں کے پاس سے گزرا تھا، جن میں مُردوں کو عذاب ہو رہا تھا۔ چنانچہ میں نے چاہا کہ جب تک یہ دونوں ٹہنیاں تر رہیں، میری شفاعت سے اِن دونوں سے عذاب ہلکا کر دیا جائے''(صحیح مسلم، رقم ۳۰۱۲)۔ اِس واقعے کے متابعات اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: صحیح ابن حبان، رقم ۶۵۲۴۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۷۴۴۔ دلائل النبوۃ، بیہقی، رقم ۲۲۶۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس عمل کا جو مدعا ہم نے پیچھے بیان کیا ہے، یہ روایت اُسے ہر لحاظ سے واضح کر دیتی ہے۔

۲۔ تہذیب الآثار، طبری، رقم ۹۰۳۔

۳۔ تہذیب الآثار، طبری، رقم ۹۰۳۔

۴۔ مسند اسحاق، رقم ۲۰۷ میں یہاں '«لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْهُ بَعْضَ عَذَابِ الْقَبْرِ»'، ''شاید اللہ تعالیٰ اِس کے عذاب میں کچھ تخفیف فرمادیں'' کے الفاظ روایت ہوئے ہیں، جب کہ مسند احمد، رقم ۹۶۸۶ میں یہ الفاظ ہیں: '«لَنْ يَزَالَ يُخَفَّفَ عَنْهُ بَعْضُ عَذَابِ الْقَبْرِ»'، ''اِس کے عذاب قبر میں ضرور کچھ کمی ہو گی''۔

۵۔ مسند اسحاق، رقم ۲۰۷ میں یہاں 'مَا كَانَتْ فِيهِ نَدَاوَةٌ' کے الفاظ آئے ہیں، جب کہ مسند احمد، رقم ۹۶۸۶ میں 'مَا كَانَ فِيهِمَا نُدُوٌّ' کی تعبیر نقل ہوئی ہے۔ معنی کے اعتبار سے یہ تمام اسالیب مترادف ہیں۔

[باقی]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com